رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور۔ پاکستان

یوم الجمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱ روپے
ششماہی "	۱۱ روپے
سہ ماہی "	۶ روپے
ماہوار "	۲½ روپے

قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۲۵ احسان ۱۳۲۷ ہش | ۱۶ شعبان ۱۳۶۷ھ | ۲۵ جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۴۲

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مجاہد ہالینڈ کی علالت

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ اسلام ہالینڈ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے رفیق کار محترم چوہدری عبداللطیف صاحب بی۔اے کو "اپنڈے سائیٹس" کی تکلیف ہوگئی ہے۔ عنقریب آپکا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب اپنے مکرم مجاہد بھائی کے لئے خاص طور پر دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اپریشن کامیاب کرے اور انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطاء فرمائے۔

کشمیر کمیشن کے سٹاف کا ایک ممبر کراچی آرہا ہے

کراچی ۲۴ رجون۔ کشمیر کمیشن کے دفتر نے حکومت پاکستان کو مطلع کیا ہے کہ کشمیر کمیشن کے عملہ کا ایک رکن ابتدائی انتظامات کرنے کیلئے کل کراچی پہنچ جائے گا۔ اُمید ہے کہ کمیشن کے ارکان جولائی کے

حکومتِ نظام اور انڈین یونین میں پھر گفت و شنید شروع ہونے کی توقع

نواب زین یار جنگ کی نظام سے اہم ملاقاتیں

حیدر آباد ۲۴ رجون۔ حکومت نظام کے ایجنٹ جنرل متعینہ دہلی نواب زین یار جنگ نے نظام دکن اور میر لائق علی وزیر اعظم سے متعدد ملاقاتیں کیں۔ جن میں انہوں نے ہندوستان کے نئے گورنر جنرل مسٹر راجگوپال اچاریہ سے اپنی ملاقات کی تفصیل بیان کی۔

حیدر آباد کے باخبر حلقے ان ملاقاتوں کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ ان حلقوں کا خیال ہے کہ آئندہ آٹھ دس دنوں میں حکومت نظام اور حکومت ہند کے درمیان پھر گفت و شنید شروع ہونے کی توقع ہے۔ نواب زین یار جنگ کل دہلی واپس جا رہے ہیں۔

وادیٔ لداخ میں آزاد فوج کی پیشقدمی

تراڑ کھل ۲۴ رجون۔ آزاد کشمیر ریڈیو نے بتایا ہے۔ کہ وادیٔ لداخ میں آزاد فوج نہایت بہادری سے آگے بڑھنے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ ہندوستانی دستوں نے ہماری پیشقدمی کو روکنے کی سخت کوشش کی تھی۔ لیکن انہیں ناکام ہونا پڑا۔

پونچھ کے محاذ پر ہندوستانی فوج پونچھ اور جموں کے درمیان اتصال پیدا کرنے کے لئے پورا زور لگا رہی ہے۔ لیکن تا حال اسے کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔ اس محاذ پر گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ ہندوستانی طیاروں نے کئی مسلم دیہات پر بمباری بھی کی ہے۔

مسئلۂ فلسطین کے متعلق شرق اردن نے مصر کی راہنمائی تسلیم کر لی!

سعودی حکومت اور شرق اردن میں دوستانہ معاہدہ ہونیکی توقع

قاہرہ ۲۴ رجون۔ شاہ عبداللہ والیٔ شرقِ اردن نے مصر کے شاہ فاروق سے جو ملاقاتیں کی ہیں۔ ان کے متعلق شاہ عبداللہ نے شاہ فاروق کی رضامندی سے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ مسئلہ فلسطین کے متعلق ہر معاملہ میں مصر اور شرق اردن میں کامل اتفاق پایا جاتا ہے۔ دونوں حکومتوں کا یہ پختہ ارادہ ہے کہ کوئی ایسی تجویز منظور نہ کی جائے جس سے اعراب فلسطین کی خود مختاری کو ضعف پہنچنے کا احتمال ہو۔ مسئلہ فلسطین کے سلسلے میں عربوں کی پالیسی کے متعلق شرق اردن مصر کی راہنمائی کو تسلیم کرتا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ جب شاہ عبداللہ ریاض میں سلطان ابن سعود سے ملیں گے۔ تو اس موقع پر شرق اردن اور سعودی حکومت کے درمیان باہمی جنگ نہ کرنے اور دوستانہ تعلق رکھنے کے ایک معاہدے پر بھی دستخط کئے جائیں گے۔ اور سفیروں کا تبادلہ کرنے کا بھی فیصلہ کیا جائے گا۔

"مسلمانوں کو بھی مشرقی پنجاب جانے کا موقع دیجئے!"

خان آف ممدوٹ کا خط وزیر اعظم مشرقی پنجاب کے نام

لاہور ۲۴ رجون۔ پچھلے دنوں حکومت مغربی پنجاب نے جوڑ میلے کے موقع پر پچاس سکھوں کے لاہور آنے کے انتظامات کئے تھے۔ ان انتظامات کے سلسلے میں خان افتخار حسین ممدوٹ وزیر اعظم کو مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے شکریے کا خط لکھا ہے۔ جس میں آپنے لکھا ہے۔ کہ "میں آپ کی اس امداد اور تعاون کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس کی بدولت ہمارے پچاس آدمی امرتسر سے لاہور جاکر کامیابی سے گورپرب منا سکے۔ مجھے یقین ہے کہ دونوں طرف کی قوموں کے مذہبی جذبات کے پاس اور احترام سے سرحد کے دونوں طرف خیر سگالی اور ہم آہنگی قائم کرنے میں بہت مدد ملے گی"۔ اس خط کے جواب میں خان آف ممدوٹ نے ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کو لکھا ہے کہ "لاہور آنے والے سکھوں نے شہر کے تمام اہم گوردواروں کا چکر لگایا۔ اور اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ مغربی پنجاب سے سکھوں کی عدم موجودگی میں بھی گوردواروں کو کس طرح حفاظت سے رکھا گیا ہے۔ جہاں تک میرا اور میری حکومت کا تعلق ہے۔ ہم نے باہمی اتحاد اور خیر سگالی کے تعلقات استوار کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ مگر ضروری ہے کہ دوسری طرف سے بھی اس کا جواب اسی قسم کے جذبات سے دیا جائے۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ بھی خیال رکھیں گے کہ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کی چھوڑی ہوئی مذہبی عمارات اور یادگاریں مناسب حفاظت میں رکھی جائیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ بھی جلد ہی ایسا ہی موقع دینگے۔ کہ ہمارے کچھ آدمی مشرقی پنجاب جاکر وہاں کے حالات بچشم خود دیکھیں۔ اس سے مشرقی اور مغربی پنجاب میں خیر سگالی اور ہم آہنگی پیدا ہونے میں مدد ملے گی۔

ہفتۂ کشمیر و فلسطین

آج ۲۵ رجون سے ۲ رجولائی تک صوبہ بھر میں کشمیر و فلسطین کا ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ اس وقت کشمیر کے مجاہد انتہائی بے سروسامانی کے عالم میں اپنے وطن کی آزادی کیلئے سینہ سپر ہیں۔ ان کی امداد کرنا ہمارا قومی و ملی فرض ہے۔ روپے پیسے و ضروریات زندگی کی بہم رسانی سے آپ اس اہم فرض سے سبکدوش ہو سکتے ہیں۔

ہمت کیجئے اور مصیبت میں اپنے ان مصیبت زدہ بھائیوں کے کام آیئے۔ جن کی ملتجی نگاہیں آپ کی امداد کی منتظر ہیں۔

مسٹر کھوڑو کے خلاف مقدمہ کی سماعت

کراچی ۲۴ رجون۔ مسٹر کھوڑو سابق وزیر اعظم سندھ کے خلاف مقدمے کے سلسلے میں آج سندھ چیف کورٹ کے چیف جج جسٹس حاتم بی طیب جی نے اڑھائی گھنٹے تک عدالت میں بیان دیا۔ جس میں آپ نے بتایا کہ مسٹر کھوڑو کے عہد میں عدالتی اور انتظامی شعبوں کے تعلقات اس قدر خراب ہوگئے تھے۔ کہ مجھے اس بدانتظامی کو دور کرنے کے لئے گورنر جنرل پاکستان کی خدمت میں درخواست کرنی پڑی۔

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا گیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل
۲۵ جون ۴۸ء

برطانیہ اور انڈین یونین

برطانیہ کی خواہش ہے۔ کہ انڈین یونین دولت مشترکہ کی ممبر بنی رہے انڈین یونین برطانیہ کی اس خواہش کے مالہ وماعلیہ کو خوب جانتی ہے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ انڈین یونین کی برطانیہ کو یہ دھمکی نئی نہیں ہے۔ یہ دھمکی کانگریس نے اسی وقت سے برطانیہ کے سر پر تلوار کی طرح لٹکا رکھی ہے۔ جب سے کانگریس کو غیر منقسم ہندوستان کی حکومت پر اقتدار حاصل ہوا ہے۔ ابھی ہندوستان تقسیم بھی نہیں ہوا تھا۔ کہ کانگریس کی مجلس آئین ساز نے ایسا قانون بنا دیا تھا۔ کہ جس میں برطانیہ سے علیحدہ آزاد حکومت کے قیام کی دھمکی مضمر تھی۔

اسی دھمکی کے زور پر تقسیم میں اپنے جائز حق سے انڈین یونین زیادہ حصہ لے گئی چنانچہ تقسیم پنجاب میں تو برطانوی منصفوں نے پاکستان کا ایک بہت بڑا ٹکڑا کاٹ کر اس کے حوالے کر دیا۔ اور کشمیر پر جو تجاوز کی صورت انڈین یونین نے پیدا کر رکھی ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔

لارڈ مونٹ بیٹن نے اس دھمکی کے زیر اثر برطانوی تدابیر کو عملی صورت دینے کے لئے جس سے انڈین یونین کو زیادہ سے زیادہ ناجائز فائدہ پہونچ سکتا تھا۔ اور پاکستان کو زیادہ سے زیادہ نقصان انڈین یونین کا پہلا گورنر جنرل ہونا منظور کر لیا۔ دوسری بات جو برطانیہ نے اس غرض کے لئے کی وہ یہ تھی۔ کہ آزادی کے مقررہ وقت سے ایک سال پہلے آزادی کا اعلان کر دیا۔ یہ چال اس لئے چلی گئی۔ کہ تقسیم میں بہت سی باتیں لاینحل رہ جائیں۔ چونکہ قابل تقسیم سامان اور روپیہ کا اکثر حصہ قدرتاً انڈین یونین کے قبضہ میں رہ جاتا تھا۔ اس طرح انڈین یونین کو تقویت پہونچتی تھی۔ اگر ملکی تقسیم پر عمل کرنے سے پہلے پہلے یہ سامان حصہ رسدی تقسیم کر دیا جاتا۔ تو پاکستان فوراً اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاتا۔ لیکن برطانیہ کو انڈین یونین کے مفاد کے لئے یہ منظور نہ تھا۔ اس لئے بہت سے مسائل کو یونہی چھوڑ دیا گیا۔ کہ بعد میں طے ہوتے رہیں گے۔ جس کا انڈین یونین نے خوب خوب فائدہ اٹھایا۔

پاکستان چونکہ بالکل بے دست وپا تھا۔ اس لئے اسکو اپنی ہستی قائم رکھنے کے لئے انڈین یونین کے تمام ناجائز حملوں کو خاموشی سے برداشت کرنا پڑا۔ یہی نہیں بلکہ انڈین یونین نے مغربی پاکستان کے لئے ایک اور مصیبت کھڑی کر دی۔ یعنی مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا۔ جو پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی تدبیر کے مطابق عمل میں لایا گیا۔ اور پناہ گزینوں کا نہایت پیچیدہ سوال پیدا ہو گیا۔ ابھی یہ مصیبت جاری ہی تھی۔ کہ انڈین یونین نے مہاراجہ کشمیر سے مل کر کشمیر کا الحاق کر لیا۔ اور وہاں اپنی فوجیں داخل کر دیں۔

لارڈ مونٹ بیٹن کے ہندوستان میں آنے سے لے کر اب تک جو کچھ بھی یہاں ہوا ہے۔ اس پر طائرانہ نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ کانگریس اور انڈین یونین جو کچھ بھی کرتی رہی ہے۔ اس سے برطانیہ بری الذمہ نہیں تقسیم سے پہلے تو برطانیہ آزادی کے راستے میں روڑے اٹکانے کے لئے یہ کہا کرتا تھا۔ کہ ہندوستان کی اقلیتوں کے اس پر حقوق ہیں۔ جن کو وہ نظر انداز نہیں کر سکتا۔ لیکن جب عمل کا وقت آیا۔ تو اس نے اپنے اس مفاد کے سامنے جو انڈین یونین سے وابستہ ہو سکتے تھے مسلمانوں کے تمام انسانی حقوق کو نہ صرف نظر انداز ہی کر دیا۔ بلکہ انڈین یونین سے ملکر ان کو پاؤں کے نیچے کچل دیا۔

انڈین یونین کو برطانیہ سے یہ تمام فائدہ اسی ایک دھمکی کی وجہ سے حاصل ہوا۔ جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اور دولت مشترکہ سے علیحدگی کی دھمکی کی تلوار ابھی تک اپنا کام کرتی چلی جا رہی ہے۔ چنانچہ اس وقت بہت سی ایسی باتیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انڈین یونین کشمیر اور حیدر آباد کے مسائل اسی دھمکی کے ذریعہ حل کرانا چاہتی ہے سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ لارڈ مونٹ بیٹن انڈین یونین کے جو معاملات طے کر گئے ہیں۔ ان میں کشمیر اور حیدر آباد کے مسائل بھی شامل ہیں۔ اور لارڈ مونٹ بیٹن کوشش کرینگے کہ برطانیہ ان مسائل میں انڈین یونین کو اپنی مرضی کرنے دے۔ اور اس کے جو فرائض ریاست حیدر آباد کے ساتھ معاہدات۔ اور پاکستان کے ساتھ بطور دولت مشترکہ کا ممبر ہونے کے متعلق ہیں۔ ان کو پورا نہ کرے۔ اور بالکل الگ تھلگ رہے۔ ہمیں ڈر ہے کہ جیسا لارڈ مونٹ بیٹن چاہتے ہیں ویسا ہی ہوگا۔ کیونکہ دارالعوام میں مسٹر چرچل کے سوال پر نویل بیکر نے جو طریقہ اختیار کیا ہے۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ حیدر آباد کے معاملہ میں برطانیہ نے جو وعدے نظام حیدر آباد کے ساتھ کئے تھے۔ اور جو اطمینان اس کو دلایا گیا تھا۔ برطانیہ ان پر قائم رہنا نہیں چاہتا۔

حقیقت یہ ہے کہ روس کے خوف سے برطانیہ ہندوستان کو کسی قیمت پر بھی ناراض نہیں کرنا چاہتا۔ اور جس طرح بھی ہو اسکو دولت مشترکہ میں رکھنا چاہتا ہے۔ خواہ اس کو حیدر آباد اور پاکستان کے ساتھ وعدہ خلافی اور بے وفائی ہی کرنا پڑے۔

اس وقت روس کا خطرہ برطانیہ سے یہ بے انصافی کرا رہا ہے۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد ہی برطانیہ کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ انڈین یونین کو اپنے ساتھ رکھنے کے لئے اسے کئی اور بے انصافیاں کرنا پڑیں گی۔ کیونکہ انڈین یونین سیاسی چالوں میں اسی کا شاگرد رشید ہے۔ اور ایسے ہونہار شاگرد کو قابو میں رکھنے کے لئے استاد کو بڑی زحمت اٹھانی پڑتی ہے۔

تیاری اور تربیت

مودودی صاحب اپنی تالیف "خطبات" کے صفحہ ۲۱۱ و ۲۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"اس شدید آزمائش کے کام کی طرف بلانے سے پہلے اسلام تم کو اس کے لئے تیار کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ تم کو حکومت کا دعوے لے کر اٹھنے اور دنیا سے لڑنے کا حق اس وقت تک ہرگز نہیں پہونچتا جب تک تمہارے دل سے خود غرضی اور نفسانیت نکل نہ جائے۔ جب تک تم میں اتنی پاک نفسی پیدا نہ ہو جائے کہ تمہاری لڑائی اپنی ذاتی یا قومی اغراض کے لئے نہ ہو بلکہ صرف اللہ کی رضا اور خلق اللہ کی اصلاح کے لئے ہو۔ اور جب تک تم میں یہ صلاحیت مستحکم نہ ہو جائے۔ کہ حکومت پا کر تم اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ بلکہ خدا کے قانون کی پیروی پر ثابت قدم رہ سکو۔ محض یہ بات کہ تم کلمہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو گئے ہو۔ تمہیں اس کا مستحق نہیں بنا دیتی۔ کہ اسلام تمہیں خلق خدا پر ٹوٹ پڑنے کا حکم دے۔ اور پھر تم خدا اور رسول کا نام لیکر وہی سب حرکتیں کرنے لگو۔ جو خدا کے باغی اور ظالم لوگ کرتے ہیں۔ قبل اسکے کہ اتنی بڑی ذمہ واریوں کا بوجھ اٹھانے کے لئے تم کو حکم دیا جائے۔ اسلام یہ ضروری سمجھتا ہے۔ کہ تم میں وہ طاقت پیدا کی جائے جس سے تم اس بوجھ کو سہار سکو

یہ نماز اور روزہ اور یہ زکوٰۃ اور حج دراصل اسی تیاری اور تربیت کے لئے ہیں۔ جس طرح تمام دنیا کی سلطنتیں اپنی فوج پولیس اور سول سروس کے لئے آدمیوں کو پہلے کسی خاص قسم کی ٹریننگ دیتی ہیں پھر ان سے کام لیتی ہیں۔ اسی طرح اللہ کا دین (اسلام) بھی ان تمام آدمیوں کو جو اسکی ملازمت میں بھرتی ہوں پہلے خاص طریقہ سے تربیت دیتا ہے۔ پھر ان سے جہاد اور حکومت الہٰی کی خدمت لینا چاہتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ دنیا کی سلطنتوں کو اپنے آدمیوں سے جو کام لینا ہوتا ہے۔ اس میں اخلاق اور نیک نفسی اور خدا ترسی کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ انہیں صرف کارواں بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔ خواہ وہ کیسے ہی زانی۔ شرابی بے ایمان اور بدنفس ہوں۔ مگر دین الہٰی کو جو کام اپنے آدمیوں سے لینا ہے۔ وہ چونکہ سارا کا سارا ہی اخلاقی کام ہے۔ اس لئے وہ انہیں کارواں بنانے سے زیادہ اہم اس بات کو سمجھتا ہے۔ کہ انہیں خدا ترس اور نیک نفس بنائے۔ وہ ان میں اتنی طاقت پیدا کرنا چاہتا ہے۔ کہ جب وہ زمین میں خدا کی خلافت قائم کرنے کا دعوےٰ لے کر اٹھیں تو اپنے دعوے کو سچا کر کے دکھا سکیں"۔

اب ہم مودودی صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا پاکستان کے باشندوں نے حکومت الہیہ کے لئے وہ تیاری کر لی ہے۔ جس کا نقشہ آپ نے ان الفاظ میں باندھا ہے۔ اور جس تیاری کی حکومت الہیہ قائم کرنے سے پہلے ضرورت ہے۔ پاکستان کے باشندوں اور ارباب حکومت میں کتنے ایسے لوگ ہیں۔ جو شریعت اسلامیہ کے ان مطالبات کو جن کا ذکر آپ نے ان سطور میں کیا ہے پورا کر رہے ہیں۔ کیا ایک فیصدی؟ نہیں بلکہ ایک فی ہزار بھی ایسے آدمی نکل سکتے ہیں؟ اگر نہیں نکل سکتے۔ تو پھر حکومت سے شریعت اسلامیہ کا مطالبہ کس طرح جائز ہے؟ کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ پاکستان کے ارباب حکومت سے حکومت الہیہ کے قیام کا ایسی صورت میں مطالبہ کرنا جبکہ اسکے لئے کوئی تیاری نہیں کی گئی۔ پاکستان میں فتنہ و فساد کا باب کھولنے کے مترادف ہے؟ یا ایھا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون

ضروری اعلان برائے بیرونی لجنات

بیرونی لجنات کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ عورتوں کی تعلیم القرآن کلاس لاہور میں کھلے گی۔ اس لئے تمام لجنات شامل ہونے والی ممبرات میں یہ اعلان کر دیں۔ کہ "اسوہ حسنہ" کا امتحان مرکز کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ ممبرات شامل ہوں۔ تاریخ سے بعد میں

الحقوق والفرائض

ہندوستان اور پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے کونے کونے میں کچھ ایسی بے چینی اور بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے کہ تمام لوگ ایک دوسرے کے خلاف شاکی نظر آتے ہیں۔ کہیں عوام حکومت سے بدظن ہیں تو کہیں حکومت کی نگاہ میں عوام کی وفاداری مشتبہ ہے۔ عورتیں مردوں کے ظلم سے پناہ مانگ رہی ہیں اور مرد عورتوں کی بے جا ضدوں اور وقت بے وقت کے تقاضوں سے پریشان ہیں۔ والدین اولاد سے نالاں ہیں اور اولاد ماں باپ سے برگشتہ ہے۔ غربا امیروں کے تعیش پر معترض ہیں اور امراء غریبوں کی اجتماعی جدوجہد سے خائف ہیں شاگردوں کے دل میں اُستاد کا احترام مفقود ہے اور استادوں کے دل شاگردوں کیلئے محبت و شفقت کے جذبات سے خالی ہیں۔ اور پھر بعض ایسے بھی ہیں جو اپنا سارا غصہ خدا پر اتارتے ہیں اور جی بھر کر اپنی تقدیر کو کوستے ہیں۔

طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس بے اطمینانی کی وجہ کیا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کیخلاف اسقدر شاکی کیوں ہیں؟ اگر ذرا غور کیا جائے تو ہر شخص باسانی پتہ لگا سکتا ہے کہ ان تمام شکایتوں کی تہ میں ایک خاص جذبہ کام کر رہا ہے ان کا ماخذ و منبع ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ ہر کسی پہ یہ بھوت سوار ہے کہ میری حق تلفی ہو رہی ہے۔ اتلافِ حقوق کا یہ شدید احساس اس کو نچلا نہیں بیٹھنے دیتا اور وہ اپنے حقوق منوانے اور انکی حفاظت کرنیکی کوشش میں بے چین و مضطرب نظر آتا ہے اور ہر بات جو حصولِ مقصد میں ممد ہو کر گزرتا ہے یہاں تک کہ جائز و ناجائز کے فرق کی قطعاً پرواہ نہیں کرتا۔ چنانچہ جسے دیکھو وہ خود غرضی کی عینک چڑھا کر مصلحت کی کسوٹی پر اپنی ہر حرکت و سکون کا جائزہ لے رہا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے اور وہ یہ کہ جگہ بجگہ سٹرائک اور ہڑتالیں ہو رہی ہیں۔ گستاخی بے ادبی نازیبا بے باکی اور دیدہ دلیری عام ہے ایک دوسرے کے خلاف نفرت و حقارت دشمنی اور عداوت کا بازار گرم ہے خلافِ قانون اور امن شکن حرکات کو عین اخلاق قرار دیا جا رہا ہے۔

اب بظاہر تو یہ درست معلوم ہوتا ہے کہ اپنے حقوق کا مطالبہ کیا جائے اور انہیں منوانے کے لئے پوری پوری کوشش۔ لیکن حقوق سے ماسوا کچھ اور بھی چیز ہے جو حقوق کیساتھ لازم و ملزوم کے طور پر لگی ہوئی ہے اور دنیا اُس سے غافل ہے اور اس سے غفلت ہی اس تمام بے چینی کی اصل وجہ ہے اور زمانۂ موجودہ کی مادی تہذیب کی یہی سحر آفرینی یا ابلہ فریبی ہے کہ اُس نے ان ہر دو لازم و ملزوم کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دیا ہے چنانچہ حقوق کو ہر کوئی پیٹے جاتا ہے اور فرائض سے یکسر غافل ہے اور نہ صرف غافل ہے بلکہ نا آشنائے محض ہے حیاتِ اجتماعی اس بات کی مقتضی ہے کہ ہر شخص کے کچھ حقوق ہوں اور کچھ فرائض۔ فرائض بجا لائے جائیں اور حقوق ادا کئے جائیں۔ حقوق کی ادائیگی فرائض بجا لانے پر موقوف ہے۔ اپنے فرائض کی بجا آوری دوسروں کے بیشمار حقوق کی ادائیگی کی مترادف پس حقوق اور فرائض لازم و ملزوم ہوئے اب دنیا یہ چاہتی ہے کہ ہم تو اپنا فرض ادا نہ کریں لیکن ہم کو ہمارے حقوق ملتے رہیں چنانچہ بالفاظ دیگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ فرائض پر حقوق کو فوقیت دینے ہی کی یہ کرشمہ سازیاں ہیں کہ دنیا میں عام بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔

اسلام جو دینِ فطرت ہے فرائض کو مقدم رکھتا ہے اور حقوق کو دوسرا درجہ دیتا ہے چنانچہ اسلامی نقطۂ نگاہ کے مطابق اب ذرا اس مسئلہ پر غور کیجیے، یعنی یہ کہ اگر ہر شخص سر دست اپنے حقوق سے بے نیاز ہو کر اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروف ہو جائے اور ان کی بجا آوری میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہر شخص کو اس کے حقوق خودبخود ملنے شروع ہو جائینگے کیونکہ "فرض" ہے ہی نام دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کا۔ اس صورت میں نہ سٹرائک رہیگی اور نہ بغض و عداوت کا نام و نشان۔ نہ چھوٹوں میں گستاخی و نازیبا بے باکی ترقی کریگی۔ اور نہ بڑوں کے دل محبت و شفقت کے جذبات سے خالی ہونگے۔

پس اسلام فرائض جتاتا ہے اور حقوق کو ثانوی حیثیت دیتا ہے مثل مشہور ہے تل اوجھل پہاڑ اوجھل لوگوں نے فرائض سے آنکھیں بند کرلیں اور حقوق کے مطالبہ پر اڑ پڑے۔ بغیر فرائض کی بجا آوری کے حقوق کیسے پورے ہوں؟ اس روش کے نتیجے میں فرائض کی ادائیگی جبر پر موقوف ہو گئی یعنی یہ کہ جب کوئی اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے میں تشدد پر اتر آتا ہے تو پھر دوسرے بھی اپنے فرائض ادا کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور جہاں تشدد ختم ہوا۔ پھر وہی غفلت و لاپرواہی برتی جانے لگتی ہے۔

اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اسلام حقوق کے مطالبہ کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ وہ اجازت ضرور دیتا ہے لیکن "جائز" حقوق کے مطالبہ کی اور وہ بھی "جائز" طریق پر۔ وہ جائز طریق کیا ہے؟ یہی کہ انسان اپنے فرائض سے غافل نہ ہوتے ہوئے اپنے حقوق کا مطالبہ کرے۔ اگر کوئی دوسرا شخص اپنے فرائض سے غافل ہے جسکے نتیجے میں ہمارے حقوق تلف ہو رہے ہیں تو اسلام ہم کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ ہم بھی جواباً اپنے فرائض سے غافل ہو جائیں اور پھر حقوق کا مطالبہ کریں اسلام کہتا ہے کہ اپنا فرض کمال تندہی اور مستعدی کے ساتھ بجا لاتے رہو۔ اور ساتھ ساتھ اپنا مطالبہ جاری رکھو یہی وجہ ہے کہ اسلام سٹرائک اور بغاوت وغیرہ کی قطعاً اجازت نہیں دیتا وہ آئینی جدوجہد کا قائل ہے غیر آئینی جدوجہد کیلئے اسلام میں کوئی جگہ نہیں۔ کیونکہ اس کے نتیجے میں انسان عمداً فرائض سے غافل ہو کر حقوق کا مطالبہ کرتا ہے اور اس طرح جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے فرائض کی ادائیگی جبر پر موقوف ہو کر رہ جاتی ہے۔ انفرادی حیثیت سے عارضی طور پر جبر کے ماتحت حقوق پورے ہوتے رہتے ہیں لیکن بحیثیت مجموعی اندر ہی اندر اتلافِ حقوق کی ایک عام رو پھیلتی چلی جاتی ہے اسی لئے اسلام کے نزدیک چند در چند کے حقوق کی نسبت عام بے چینی اور بدامنی کی راہ کو مسدود رکھنا زیادہ ضروری ہے کیونکہ عام بے چینی کی حالت میں کسی ایک کے حقوق بھی محفوظ نہ رہینگے۔ اور بصورتِ دیگر اگرچہ بعض افراد شاکی ہونگے لیکن رفتہ رفتہ انکی شکایت کا تدارک ہوتا رہیگا۔ آئینی جدوجہد کے نتیجے میں تدارک ہوگا تو دیر سے لیکن ہو ضرور جائیگا اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکومت وقت سے وفاداری کی اس حال میں بھی تلقین فرمائی ہے کہ وہ عوام کے حقوق پوری طرح ادا نہ کرتی ہو چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے:۔

"وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ سلمۃ بن یزید نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ فرمائیے تو سہی کہ اگر ہم پر ایسے حاکم مقرر ہوں جو اپنا حق تو ہم سے لے لیں اور ہمارا حق ہم کو نہ دیں آپ اس بارے میں ہم کو کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ تم پھر بھی حاکموں کی بات سُننا اور ان کی فرمانبرداری کرنا۔ ان کا فرض ادا کرنا انکے ذمے ہے اور تمہارے ذمے تمہارا فرض ادا کرنا ہے" (مسلم)

اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ

"ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم ہے تجھ پر کہ تو حاکم وقت کی بات سُنے اور اس کی فرمانبرداری کرے تنگی میں فراخی میں پسندیدگی میں ناپسندیدگی میں خواہ تیرے حقوق تلف ہی ہوتے ہوں" (مسلم)

پس آج دنیا کی عام بے چینی اور بے اطمینانی کا علاج اسی میں ہے کہ حقوق کے مطالبہ سے زیادہ فرائض کی ادائیگی پر زور دیا جائے اور اس راہ میں اگر عارضی طور پر اپنے حقوق تلف بھی ہوں تو اس کو بطیبِ خاطر برداشت کیا جائے اگر اس پُر حکمت اصول پر عمل ہونے لگے تو آج بغیر تشدد استعمال کئے ہر کسی کو اس کے حقوق ملنے شروع ہو جائیں۔ اور کسی ایک کو بھی اپنے سے غیر کیخلاف کوئی شکایت نہ رہے۔

کاش پاکستان کے حکام اور عوام اس حقیقت کو سمجھیں اور اس پر عمل پیرا ہوں تا یہ تخریبی سرگرمیاں جو آج حکومتی کاروبار میں ہڑتالوں وغیرہ کی شکل میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں اور دوام کی صورت اختیار کرتی جا رہی ہیں یکسر ختم ہو جائیں۔ مدراس کی صوبائی حکومت نے تو یہ قانون پاس کر دیا ہے کہ سرکاری ملازمین کی کسی ایسی ایسوسی ایشن اور یونین کو تسلیم نہیں کیا جائیگا جو اپنے مطالبات منوانے میں فرائض کی بجا آوری سے آنکھیں بند کر کے ہڑتال کی دھمکی دینا یا عملاً ہڑتال کرنا جائز سمجھتی ہو۔ (دیکھو اخبار ٹریبون مورخہ ۱۸۔ مئی ۱۹۴۸ء۔ ادارتی نوٹ)

اگر سچ پوچھو تو پاکستان میں اس قسم کا قانون پاس کرانے کی نوبت نہیں آنی چاہیئے کیونکہ ہمارا اپنا مذہب اس طریق پر عمل پیرا ہونیکی تلقین کرتا ہے اور اس پر عمل ہمارا فرض ہے ہمیں حکومتی ڈنڈے سے بے نیاز ہو کر اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہیئے اگر آج تمام مسلمان اپنی روز مرہ کی زندگی میں شریعت کے اصولوں پر کاربند ہو جائیں تو پھر شریعت کے نفاذ کے لئے حکومت سے کسی مطالبہ کی ضرورت پیش نہ آئے کیونکہ ہماری ہر حرکت و سکون اس بات کی گواہی دے رہی ہوگی کہ بجز قانونِ شریعت کے یہاں اور کوئی قانون رائج نہیں ہے۔ حکومت کسی غیر کے ہاتھ میں نہیں۔ ہم خود ہی اس کے کرتا دھرتا ہیں اگر ہم شریعت کی ان باتوں پر عمل شروع کر دیں جو اپنے نفاذ میں حکومتی قانون سے بے نیاز ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ حکومتی قانون بھی شریعت کے سانچے میں نہ ڈھل جائے اگر جبر و تشدد سے کام لیتے ہوئے حکومت پر زور دے کر شریعت کا نفاذ کرایا گیا اور حکومت نے اقتدار کے بل بوتہ پر عوام سے اس کی پابندی کرائی تو نہ حکومت اس پر کاربند رہے گی اور نہ خود عوام جو آج اپنے اندر ضروری تبدیلی پیدا کئے بغیر اس کے نفاذ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

(مسعود احمد واقفِ زندگی)

جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ میں موسمی تعطیلات

نظارت تعلیم و تربیت کے فیصلہ کیمطابق جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ موسم گرما کی تعطیلات کیلئے ۲۶ جون سے بند ہو گیا ہے تعطیلات کے بعد ہر دو ادارے ۱۲ ستمبر بروز اتوار کھلیں گے انشاء اللہ۔ عرصہ تعطیلات میں دفتر کھلا رہیگا اسلئے طلبہ کے والدین اور دیگر اعزہ کیلئے اگر کوئی امر قابل استفسار ہو تو دریافت فرما سکتے ہیں۔ طلبہ کی کثیر تعداد ان تعطیلات سے فائدہ اُٹھاتی ہوئی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ لاہور کے زیر انتظام ٹریننگ حاصل کر رہی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو دینی و دنیاوی ترقیات سے مالا مال فرمائے آمین (پرنسپل صاحب [illegible])

یہاں سے کوئٹہ کے لئے گاڑی تبدیل کرنی پڑتی ہے۔ مگر حضور اور اہل بیت کے لئے چونکہ سیکنڈ کلاس کے کمپارٹمنٹ ریزرو تھے۔ اس لئے وہ کمپارٹمنٹ پاکستان میل سے کاٹ کر کوئٹہ میل کے ساتھ لگا دئے گئے۔ روہڑی سے چھ بجکر ۲۵ منٹ پر گاڑی روانہ ہوئی۔ موسم خوشگوار تھا۔ کیونکہ بارش برس چکی تھی اور ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی

سات بجکر ۳۰ منٹ پر جب گاڑی سلطان کوٹ پہنچی تو مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے حضور کی پٹی کھولکر دوبارہ دوائی لگائی۔

سبی

بارہ بجکر ۱۵ منٹ پر گاڑی سبی سٹیشن پر پہنچی مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب ڈی ایم او معہ اپنے بچوں کے حضور کے استقبال اور صبح کے ناشتہ کے انتظام کے لئے کوئٹہ سے سبی تشریف لے گئے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ گاڑی بہت لیٹ پہنچی اور ناشتہ کا وقت نکل گیا تاہم جناب ڈاکٹر صاحب نے حضور اور حضور کے اہل بیت اور خدام کے لئے ناشتہ پیش کیا۔ جو شکریہ کے ساتھ قبول کیا گیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

مچ

ساڑھے تین بجے مچ سٹیشن پر گاڑی پہنچی اس سٹیشن پر جناب عبدالقادر صاحب قادیانی جناب عبدالخالق صاحب چیف جیالوجیکل انجنیئر گورنمنٹ قلات اور ملک کرم الہٰی صاحب ایڈووکیٹ حضور کے استقبال کے لئے حاضر تھے۔ میر آزاد خاں صاحب اپنے بھائی سردار گوہر خاں صاحب ساتک زئی سردار علاقہ کی طرف سے حضور کے استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کے ہمراہ ساتک زئی قبیلہ کے بعض اور افراد بھی تھے۔

ملک کرم الہٰی صاحب کھانے کے انتظام اور دیگر امور کی سرانجام دہی کے لئے ایک رات پہلے ہی کوئٹہ سے مچ پہنچ گئے تھے۔ حضور۔ حضور کے اہل بیت اور خدام کو جناب عبدالقادر صاحب۔ جناب عبدالخالق صاحب اور ملک کرم الہٰی صاحب ایڈووکیٹ کی طرف سے کھانا پیش کیا گیا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دیگر خدام کو ڈرائنگ روم میں کھانا کھلایا گیا۔ اور حضور کے اہل بیت اور خادمات کو ان کے کمپارٹمنٹ میں کھانا پہنچایا گیا۔ اس طرح پھلوں سے تواضع کی گئی۔ کھانے کا انتظام نہایت اعلےٰ تھا۔ میر آزاد خاں صاحب نے بھی حضور کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول کیا۔ اور کافی دیر تک مختلف امور پر حضور سے گفتگو کرتے رہے۔ اس موقعہ پر سٹار نیوز ایجنسی کا نمائندہ بھی انٹرویو کے لئے مچ سٹیشن پر موجود تھا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندہ سٹار نیوز ایجنسی سے فرمایا کہ آپ مجھ سے ملنا چاہتے ہوں گے۔ میں نماز پڑھ کر اگلے سٹیشن پر دوسرے کمرہ میں آجاؤنگا وہاں آپ مجھ سے جو چاہیں دریافت کرسکتے ہیں۔ چنانچہ حضور کولپور اسٹیشن پر اپنے ڈبہ سے اتر کر دوسرے ڈبہ میں آگئے اور سٹار نیوز ایجنسی کے نمائندہ سے سپیزنڈ ریلوے سٹیشن تک مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔

سپینرنڈ

سپینرنڈ ریلوے سٹیشن پر کوئٹہ کے چند احمدی بچے حضور کے استقبال کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ اسی طرح بعض اور دوست بھی موجود تھے۔ حضور نے بچوں کو بھی ملاقات کا موقع دیا۔ اور ان مشتاقان زیارت کو بھی جو سپینرنڈ ریلوے سٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ مصافحہ کا شرف عطا کیا۔

کوئٹہ میں ورود

سات بجے شام قریباً ۳۳ گھنٹہ کے سفر کے بعد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کوئٹہ وارد ہوئے۔ سٹیشن پر مقامی جماعت اور معززین شہر کا ایک جم غفیر حضور کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ بہت سے غیراحمدی معززین بھی تشریف لائے ہوئے تھے اور باوجود اس کے کہ گاڑی چار گھنٹہ لیٹ پہنچی وہ سٹیشن پر ہی حضور کی تشریف آوری کا انتظار کرتے رہے۔

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا حسن انتظام

جماعت احمدیہ کوئٹہ کے تمام افراد اپنے امیر کے حکم کے تحت مختلف صفوں میں کھڑے تھے۔ سب سے پہلے میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ حضور سے ملے۔ اور پھر شہر کے معززین سے انہوں نے حضور کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد حضور نے سب دوستوں سے مصافحہ فرمایا سٹیشن زائرین سے بھرا ہوا تھا۔ اور پولیس کے آفیسر بھی خاص طور پر مصروف انتظام تھے جس کے لئے وہ قابل شکریہ ہیں۔ مکرم شیر علی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس ریلوے اس تمام انتظام کے انچارج تھے جنہوں نے نہایت سرگرمی کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

مقامی جماعت نے سٹیشن پر حضور اور حضور کے اہل بیت کے لئے کافی تعداد میں کاروں کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہ انتظام ملک کرم الہٰی صاحب ایڈووکیٹ کے سپرد تھا۔ حضور مصافحہ کے بعد کار میں سوار ہو کر اپنی قیام گاہ بنام "یارک ہاؤس" کی طرف تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور اور اپنے اہل بیت کو کوٹھی تک پہنچانے کا کام حضور نے جناب عبدالقادر صاحب قادیانی کے سپرد فرمایا۔ جنہوں نے والہانہ جوش کے ساتھ اس فرض کو سرانجام دیا۔ اسی طرح دیگر افراد جماعت نے جس دلچسپی خلوص اور نظام کی اطاعت کے ساتھ مختلف انتظامات میں حصہ لیا وہ قابل تحسین و آفرین ہے۔

مہمان نوازی

یہاں پہنچنے کے بعد جماعت احمدیہ کوئٹہ کے افراد نے تین دن حضور اور حضور کے اہل بیت اور خدام کی مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دئے۔ یہ سخت ناسپاسی ہوگی۔ اگر اس امر کا ذکر نہ کیا جائے کہ جماعت احمدیہ کوئٹہ نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے اس فرض کو ادا کیا اور اس بارہ میں ان کا حسن انتظام ہر لحاظ سے قابل تعریف تھا۔ کھانے کا انتظام کوئٹہ کی جماعت جناب عبدالقادر صاحب قادیانی کے سپرد کیا ہوا تھا۔ جنہوں نے اپنے ساتھ مختلف سرگرم والنٹیرز شامل کرکے اس خدمت کو ایسے احسن طریق سے سرانجام دیا کہ دل سے سب کے لئے دعا نکلتی تھی۔ کھانے کے علاوہ پھلوں اور مٹھائی سے بھی مختلف اوقات میں جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے تواضع کی گئی۔ اگر کوئی دوست بیمار ہوتا تو اس کے لئے خاص طور پر الگ پرہیزی کھانا تیار کیا جاتا۔ غرض تین دن رات جماعت احمدیہ کوئٹہ کے ہر فرد نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ خاندان نبوت کی خواتین مبارکہ اور خدام و خادمات کی جو خدمت کی وہ اس روح عمل کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ جو جماعت احمدیہ کوئٹہ کے افراد میں پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں اس خدمت جلیلہ کا ثواب عطا فرمائے اور ان کے اخلاص اور ایمان میں بیش از بیش ترقیات عطا کرے

لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کی سرگرمیاں

اس ضمن میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کی ممبرات نے بھی اسی سرگرمی اور اخلاص کے ساتھ خاندان نبوت کی خواتین کی خدمت میں حصہ لیا ہے۔ جس جوش اور اخلاص کے ساتھ خدام و انصار باہر حصہ لیتے رہے۔ ان تین دنوں میں اندرون خانہ کے تمام انتظامات لجنہ اماء اللہ کے سپرد تھے اور مختلف انتظامات کے لئے مختلف خواتین کی ڈیوٹیاں مقرر تھیں۔ چنانچہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات بڑی سرگرمی سے اپنے فرائض کو ادا کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ صبح چار بجے سے لیکر رات کے ایک ایک بجے تک وہ مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دیتی رہیں۔ یہ ایک نہایت ہی خوشکن اور قابل تعریف فعل ہے۔ اور اس بیداری کا ایک زندہ ثبوت ہے جو ہماری جماعت کی خواتین میں خدا تعالےٰ کے فضل سے پیدا ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کوئٹہ کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ اور انہیں خدمات دینیہ میں ہمیشہ بیش از بیش حصہ لینے کی توفیق بخشے۔

الفضل کے لئے

محاسب صاحب کی معرفت آنیوالی رقوم

جو احباب الفضل کا چندہ محاسب کی معرفت ارسال فرماتے ہیں۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ مہربانی فرما کر ایک پوسٹ کارڈ براہ راست مینیجر الفضل کے نام ارسال فرمادیا کریں۔ کیونکہ دفتر محاسب صاحب سے دفتر ہذا کو اطلاع ہفتہ وار موصول ہوتی ہے اس اثناء میں احباب کو پریشانی اور انتظار کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

براہ راست اطلاع ملنے کی صورت میں دفتر محاسب سے استفسار کرکے پرچہ جاری کیا جا سکتا ہے۔ (مینیجر)

حمید احمد کہاں ہے؟

میں سفر میں تھا کہ میرا لڑکا حمید احمد تلاش روزگار کے لئے لاہور سے چلا گیا۔ چونکہ میرا مستقل پتہ اسے معلوم نہیں۔ اس لئے اپنے متعلق وہ کوئی اطلاع نہیں دے سکا۔ اور اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے سخت تشویش ہے اگر کسی احمدی بھائی کو اس کے متعلق علم ہو تو ذیل کے پتہ پر مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ نہایت ہی شکرگذار ہوں گا۔

غلام نبی سابق ایڈیٹر معرفت سب پوسٹماسٹر صاحب اچھرہ لاہور

اعلان

یہاں پر ہمارے مخالفین نے ایک جھوٹا مقدمہ ہمارے خلاف کھڑا کر دیا ہے۔ اور جماعت کے دس آدمیوں کا چالان بھی ہوگیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس مقدمہ میں ہم کو کامیاب کرے۔ اور مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے۔

خاکسار:۔ علی محمد خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ انبہٹہ ضلع مظفرنگر

لاہور سے کوئٹہ

جماعت ہائے احمدیہ کے اخلاص و ایمان کے روح پرور نظارے

از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل نامہ نگار الفضل

موسم گرما میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بالعموم کسی پہاڑی مقام پر تبدیلی آب و ہوا اور بحالی صحت کے لئے تشریف لے جایا کرتے ہیں۔ امسال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ سعادت جماعت احمدیہ کوئٹہ کو عطا فرمائی۔ چنانچہ حضور نے سال حال کے آغاز میں ہی یہ ارشاد فرما دیا تھا۔ کہ کوئٹہ میں ہماری رہائش کے لئے کوئی موزوں کوٹھی تلاش کی جائے۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ نے کوٹھی کی تلاش کی بہت کوشش کی۔ مگر اس میں انہیں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ آخر ایک کوٹھی تو ملی۔ مگر وہ سکانیت کے لحاظ سے چھوٹی تھی۔ اور پھر چار دیواری نہ ہونے کی وجہ سے بے پردہ بھی تھی۔ اندر سے بھی کوٹھی ناگفتہ بہ حالت میں تھی۔ فرش جگہ جگہ سے ٹوٹا ہوا تھا۔ اور بجلی کا انتظام بھی درست نہ تھا۔ اس کوٹھی کا احاطہ ۲۰۰×۲۷۵ فٹ تھا۔ وہ بھی سخت گندہ تھا۔ جگہ جگہ غلاظت کے ڈھیر تھے۔ اور اس کی صفائی کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ لیکن جماعت احمدیہ کوئٹہ کو چونکہ کوئی اور کوٹھی دستیاب نہ ہو سکی۔ اس لئے مقامی جماعت کے مخلصین نے فیصلہ کیا۔ کہ خواہ ہمیں کتنی بڑی محنت کرنی پڑے۔ ہم دن رات کام کر کے اس کوٹھی کو ہر لحاظ سے درست کر کے چھوڑیں گے اور اسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہائش کے قابل بنا دیں گے۔ چنانچہ نہائت مستعدی سے کام شروع کیا گیا۔ کوٹھی کے گرد قریباً چھ فٹ اور سات فٹ اونچی دیوار بنائی گئی۔ اندر قریباً دو سو فٹ لمبی کچی دیوار پردہ کے لئے بنائی گئی۔ تمام کوٹھی کی صفائی کی گئی۔ پانی اور بجلی کا انتظام درست کیا گیا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق تین نہائت کشادہ کمرے مع غسل خانوں کے نئے تعمیر کئے گئے۔ ان تمام کاموں میں جماعت کے دوستوں نے خود حصہ لیا۔ اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے غلاظت کے ڈھیر صاف کئے۔ اپنے ہاتھ سے گارا بنایا۔ اور اپنے ہاتھ سے گارے کی ٹوکریاں اٹھا اٹھا کر دیواروں کی لپائی کی۔ اسی طرح تمام نئے تعمیر شدہ کمروں۔ دفتر کے خیموں اور نماز کے شامیانے میں بجلی کے ماہر دوستوں نے اپنے ہاتھ سے بجلی کی فٹنگ کی۔

جماعت احمدیہ کوئٹہ کے افراد کا قابل تعریف فعل

یہ ایک نہائت ہی خوشکن اور قابل تعریف امر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کوئٹہ کے تمام افراد نے امیر جماعت سے لے کر ایک چھوٹے سے چھوٹے فرد تک اس کام میں نہائت سرگرمی جوش اور اخلاص کے ساتھ حصہ لیا اور مہینوں اپنے ہاتھوں سے فاکروبوں۔ مزدوروں اور معماروں کا کام کر کے اس کوٹھی کو جو لٹن روڈ پر واقعہ ہے۔ اس قابل بنا دیا کہ حضور اپنے اہل بیت کے ساتھ اس میں فروکش ہو سکیں۔ اس عظیم الشان خدمت میں جن دوستوں نے حصہ لیا۔ ان میں سے میاں بشیر احمد صاحب ٹیکسٹائل آفیسر امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے علاوہ شیخ کریم بخش صاحب تاجر۔ مرزا محمد صادق صاحب قربان حسین شاہ صاحب انسپکٹر پولیس غلام دین صاحب۔ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب ڈی ایم او قاضی شریف الدین صاحب اور ناظر حسین صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

لاہور سے روانگی

۹ جون بروز بدھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور سے پاکستان میل میں عازم کوئٹہ ہوئے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ حضور کے چاروں حرم۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سیدہ آصفہ مسعودہ صاحبہ بنت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور کے بچوں میں سے سیدہ امۃ النصیر صاحبہ۔ سیدہ امۃ الجمیل صاحبہ۔ سیدہ ام متین صاحبہ اور صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب حضور کے ساتھ تھے خدام کا قافلہ اس کے علاوہ تھا۔ اہل بیت خدام اور خادمات سب کو شامل کر کے سینتالیس افراد کا قافلہ لاہور سے کوئٹہ روانہ ہوا۔

سٹیشن پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لئے جماعت احمدیہ لاہور کے بہت سے حضرات موجود تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور خاندان نبوت کے دیگر افراد کے علاوہ نواب محمد دین صاحب۔ چوہدری اسد اللہ خان صاحب۔ مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے اور شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور بھی موجود تھے۔ میاں غلام محمد صاحب اختر ڈویژنل پرسنل آفیسر ریلوے لاہور سے ملتان چھاؤنی تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تشریف لائے۔ اور سٹیشن پر حضور اور حضور کے اہل بیت کی سہولت اور آرام کا خیال رکھتے رہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ معہ اہل بیت ساڑھے نو بجے صبح بذریعہ کار رتن باغ سے لاہور ریلوے سٹیشن پر تشریف لائے۔ اور ان تمام دوستوں کو حضور نے شرف مصافحہ عطا فرمایا جو حضور کی مشایعت کے لئے ریلوے سٹیشن پر موجود تھے۔ گاڑی دس بجے صبح لاہور سے روانہ ہوئی۔ راستہ میں جن مقامات پر جماعت ہائے احمدیہ نے اپنے محبوب امام کا پُرخلوص استقبال کیا۔ ان کا مختصراً ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے حضور کا استقبال

رائے ونڈ۔ یہاں صرف ایک دوست موجود تھے۔ جن کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرف مصافحہ بخشا۔

پتوکی۔ احباب جماعت حضور کے استقبال کے لئے سٹیشن پر موجود تھے۔ حضور نے سب کو شرف مصافحہ عطا کیا۔

اوکاڑہ۔ جماعت کے دوست کثیر تعداد میں پلیٹ فارم پر صف باندھے کھڑے تھے مردوں کے علاوہ ستر۔ اسی خواتین بھی اپنے جذبات عقیدت کے اظہار کے لئے تشریف لائی ہوئی تھیں۔ گاڑی پہونچنے پر جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ حضور جماعت کے دوستوں کو دیکھ کر مصافحہ کے لئے پلیٹ فارم پر تشریف لے آئے۔ اور پھر جماعت کی استدعا پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجمع سمیت دعا فرمائی۔

منٹگمری۔ مقامی جماعت کے افراد کافی تعداد میں استقبال کے لئے موجود تھے۔ بلکہ بعض غیر احمدی دوست بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہاں بھی حضور نے گاڑی سے اتر کر سب دوستوں سے مصافحہ فرمایا۔ حضور اور حضور کے اہل بیت اور خدام کے لئے جماعت نے دوپہر کا کھانا پیش کیا۔ جسے چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری نے اپنی زیر نگرانی ڈبوں میں پہنچایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مستورات بھی کافی تعداد میں موجود تھیں۔ جنہوں نے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی سے ملاقات کی۔

چک ۱۱/۶ ب منٹگمری ریلوے کے سٹیشن پر گاڑی کی روانگی سے قبل چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار نے عرض کی۔ کہ راستہ میں ریلوے لائن کے ساتھ چک ۱۱/۶ ب کے افراد حضور کی زیارت کے لئے صف بستہ ہوں گے۔ حضور انہیں اپنے دیدار سے مشرف فرمائیں۔ اس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر کو ہدایت فرمائی۔ کہ جب وہ مقام آ جائے۔ تو مجھے اطلاع دی جائے۔ چنانچہ جب وہ مقام آیا۔ تو حضور کی خدمت میں عرض کی گئی۔ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ مگر اطلاع پہونچتے ہی حضور فوراً دروازہ میں تشریف لے آئے اور زائرین کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ دور سے کچھ فاصلہ پر عورتیں اور بچے بھی کافی تعداد میں جمع تھے۔ حضور نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے ان کے سلام کا جواب دیا۔

میاں چنوں۔ یہاں استقبال کے لئے بہت سے دوست جمع تھے۔ حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔

خانیوال۔ زائرین کا یہاں کافی ہجوم تھا۔ حضور نے سب احباب سے مصافحہ فرمایا۔ عورتیں بھی تشریف لائی ہوئی تھیں۔ جنہوں نے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور حضور کے اہل بیت سے ملاقات کی۔

افسوس ہے کہ اس سٹیشن پر گاڑی کی کھڑکی کا شیشہ جو بہت وزنی تھا۔ اتفاقاً زور سے نیچے آ گرا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر لگا۔ جس سے حضور کے داہنے ہاتھ پر شدید ضرب آئی۔ مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے اسی وقت حاضر ہو کر پٹی کی۔ لیکن باوجود اس تکلیف کے حضور دروازہ میں کھڑے کھڑے احباب جماعت کی معروضات سنتے رہے۔

ملتان چھاؤنی۔ مقامی جماعت کے احباب صف باندھے پلیٹ فارم پر کھڑے تھے۔ عورتیں اور بچے بھی آئے ہوئے تھے۔ حضور نے سب دوستوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ شام کا کھانا ملتان چھاؤنی کی جماعت نے پیش کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

لودہراں۔ حضور کی زیارت کے لئے یہاں بھی بعض دوست موجود تھے۔ جنہوں نے حضور سے مصافحہ کیا۔

بہاولپور۔ چند دوست سٹیشن پر بھی حاضر تھے۔ حضور نے انہیں مصافحہ اور ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا۔

بہاولپور سے روہڑی

بہاولپور چونکہ رات کے نو بجے گاڑی پہونچی اس لئے بہاولپور سٹیشن سے رات کا سفر شروع ہو گیا۔ جو روہڑی تک جاری رہا۔ روہڑی صبح ... بجے کے قریب ... گاڑی پہونچی۔

تارک زکوٰۃ کے لئے خدائی وعید

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقریباً ہر جگہ نماز کے حکم کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی فرمایا ہے۔ اور مومن کے لئے زکوٰۃ دینا بھی ایسا ہی لازمی قرار دیا ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔ پس اگر کوئی شخص اس فرض کو بخوشی ادا نہیں کرتا یا کوتاہی کرتا ہے تو وہ ایسا ہی قابل مواخذہ ہے۔ جیسا کہ تارک صلوٰۃ۔ تارک زکوٰۃ کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے سخت عذاب میں مبتلا ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ۔ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے رہتے ہیں۔ اور اُسے خدا تعالیٰ کی راہ میں اُس کے احکام کے مطابق خرچ نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ جس دن کہ اس سونے چاندی کو جمع کرنے کے باعث جہنم کی آگ کو بھڑکایا جائیگا۔ پھر اُس سے اُن کی پیشانیاں اور اُن کے پہلو اور اُن کی پیٹھیں داغ دی جائیں گی (پھر کہا جائیگا) کہ یہ وہ مال ہے جو تم نے اپنی جانوں کے فائدہ کے واسطے اکٹھا کیا تھا۔ پس اپنے جمع شدہ مال کا مزہ چکھو

ان آیات قرآنی سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صاحب نصاب کے لئے زکوٰۃ کے ادا نہ کرنے کو سخت جرم قرار دے کر اس پر سخت وعید فرمائی ہے اور وہ شخص نہایت ہی بدبخت ثابت ہوا۔ کہ جس نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے دنیا میں بھی اپنے مال کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور آخرت میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق سخت عذاب میں مبتلا رہا۔ گویا کہ ایسا شخص خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنا۔ پس جماعت احمدیہ کے ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے صاحب نصاب بنایا ہے۔ وہ اپنے شرعی فرض کو پہچانتے ہوئے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کریں۔ اور اپنے آپ کو دنیاوی خسرانی اور اخروی عذاب سے بچانے والے قرار دیں۔ (ناظر بیت المال)

مدوار تفصیل دینا نہایت ضروری ہے

ہر احمدی جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں ۱/۲ ۱۶ سے ۳۳ فی صدی تک دینے کا وعدہ کر چکا ہے۔ اسے چاہیئے۔ جو رقم بھی دفتر محاسب میں ارسال کرے اس کی مدوار تفصیل کوپن پر یا بیمہ میں لکھ دے کیونکہ خزانہ میں کوئی رقم بغیر مدوار تفصیل کے داخل نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جو احباب اپنا چندہ اپنے مقامی سکرٹری کو دیں۔ اسے بھی مدوار تفصیل دے کر رسید لیں یعنی یہ رسید میں لکھوا دیں۔ کہ میری وصیت یا چندہ عام کی اس قدر رقم ہے۔ اور جلسہ سالانہ کی اس قدر ہے۔ تحریک جدید کے فلاں سال میں اس قدر داخل ہو۔ اور نئے مرکز کی مد میں اس قدر رکھیں۔ اور جو باقی رہے وہ "حضور جہاں چاہیں" والی مد میں جمع ہو۔ اگر وہ یہ کہہ کر کہ میں نے اس شرح سے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ رقم اس کے مطابق لے لیں۔ تو وہ رقم یا تو غلط داخل ہو گی یا بلا تفصیل میں پڑی رہے گی۔ پس احباب کا اپنا فرض ہے۔ کہ وہ مدوار تفصیل بتائیں

نیز خصوصیت سے تحریک جدید کے چندہ کی اسم وار تفصیل کے علاوہ یہ بھی بتائیں۔ کہ تحریک جدید کے کس سال کا یہ چندہ ہے۔ تحریک جدید کے چندہ کے ادا کرنے کی طرف احباب کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اس کی ادائیگی بہت کم ہو رہی ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

اعلان

بروز اتوار بتاریخ ۲۷ جون ۱۹۴۸ء بوقت ساڑھے پانچ بجے بمقام رتن باغ میں لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ تمام بہنیں وقت مقررہ پر تشریف لا کر جلسے کی رونق کو دوبالا کریں۔

جنرل صدر۔ لاہور

رقوم بلا تفصیل

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں قریباً چودہ ہزار روپیہ بمد تفصیل طلب پڑا ہوا ہے جس کے متعلق سیکرٹریان مال کو بذریعہ جوابی کارڈ اور بعض اصحاب کو بصیغہ رجسٹری لکھا گیا ہے۔ کہ وہ براہ مہربانی ان رقوم کی تفصیل سے دفتر بیت المال کو مطلع فرمائیں تاکہ ان رقوم کو مختلف مدات میں جمع کیا جا سکے مگر افسوس ہے کہ بعض عہدیداران باوجود یاد دہانی کرنے کے بھی تفصیل رقوم سے اطلاع نہیں دی۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا اطلاع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہوں نے ۵ تک تفصیل ارسال نہ فرمائی۔ تو مطابق فیصلہ مشاورت یہ رقوم بمد چندہ عام داخل کر دی جائیں گی۔ (نظارت بیت المال)

ضروری تصحیح

۲۰ جون کے اسلامی میں تصحیح ہوا کہ حضرت امیر المومنین کے ساتھ حضرت ام متین اشتگر میں جو غلط ہے۔ بلکہ حضرت ام وسیم ہمراہ گئی تھیں۔

ان سجال شدہ لڑکیوں کے ورثاء کہاں ہیں

قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ تین لڑکیاں ارد گرد کے دیہات سے بحال ہو کر وہاں پہنچی ہیں۔ ان کے ورثاء کے نام اور دیگر کوائف ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ لاہور کیمپ سے ان کا پتہ لے لیں۔ جہاں یہ عنقریب پہنچنے والی ہیں

(۱) حفیظہ بنت مجید عمر ۸ سال قوم جٹ ریاڑ ساکن بھامڑی (وہ کی بھامڑی کے حاجی خاندان سے تھی) والدہ کا نام حاکاں۔ چچا کا نام حمید۔ رحیماں اور رلونا ہے۔ بہنوں کے نام مسعودہ۔ سعیدہ اور صفیہ ہیں۔ بھائی کا نام رفیق ہے۔ ماموں علم دین۔ حاکو اور رجالو ہیں۔ اس لڑکی کے ننھیال موضع دھپ سڑی میں تھے۔

(۲) حسین بی بی بنت مہندا عمر ۹ سال قوم گھمار ساکن بھام۔ والدہ کا نام رکھی ہے جو کہ تتگوہا کی ہے چچوں کے نام اللو۔ حسینا اور دیرہ ہیں۔ بہنیں برکتے اور ریشم ہیں۔ ماموں عبد اللہ مرحوم تھے بھائی بتی دبرکت، پوتا طفیل اور رمھنگا ہیں۔

(۳) ایک جوان لڑکی مسماۃ شریفاں بیگم جو کہ رجیدوال ضلع گورداسپور کے دھوبیوں کی لڑکی ہے بھی بحال ہو کر بذریعہ پولیس لاہور پہنچ رہی ہے۔ ان تینوں لڑکیوں کے ورثاء بہت جلد لاہور کے سرکاری کیمپ میں جا کر پتہ کر لیں۔ (مرزا بشیر احمد ایم اے آف قادیان۔ رتن باغ لاہور)

موصی صاحبان جلد اطلاع دیں

مشرقی پنجاب اور ہندوستان سے آئے ہوئے موصی صاحبان اپنے موجودہ پتوں سے دفتر ہذا کو جلد اطلاع دیں۔

۱۔ فضل حق صاحب ولد محمد دین صاحب قلعہ لال سنگھ ضلع گورداسپور وصیت ع ۶۹۷۰

۲۔ چوہدری امام الدین صاحب میرٹھ چھاؤنی " وصیت ع ۶۹۷۷

۳۔ عبد الحمید صاحب ولد الہ دین صاحب اوجلہ ضلع گورداسپور وصیت ع ۶۹۹۴

۴۔ حافظ بشیر احمد صاحب ولد شیخ نیاز محمد صاحب قادیان وصیت ع ۶۹۸۹

۵۔ نبی رضا صاحب کارخانہ دیا سلائی۔ بریلی۔ یو۔ پی " ع ۶۹۹۰

۶۔ عزیز الدین احمد صاحب ایگریکلچرل اسسٹنٹ گوجرانوالہ " ع ۵۶۷۷

۷۔ اکبر علی صاحب چک ع ۹۳ نہر بہاول کنٹر ریاست بہاولپور " ع ۵۸۷۱

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

"جس قدر رقم جلد اکٹھی ہو جائے اتنا ہی زیادہ خدمت دین میں فائدہ پہنچ سکتا ہے"

تحریک جدید میں حصہ لینے والے دوست اپنے وعدوں کی ادائیگی کی فکر فرمائیں

تحریک جدید کے دفتر اول یا دوم میں حصہ لینے والے بہت سے دوست گذشتہ سال کے دوران سالانہ حالات کی وجہ سے نیز چودھویں یا تیسرے سال کے وعدے ابھی تک ادا نہیں کر سکے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات درست ہیں۔ اس لئے دوستوں کو سلسلے کی ضروریات کو مقدم سمجھتے ہوئے خدا کے اس فرض کو جلد سے جلد اتارنے کی فکر کرنی چاہیئے۔ جو دوست خدا تعالیٰ کی توفیق سے گذشتہ سال کے وعدے ادا کر چکے ہیں۔ انہیں بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کے چودھویں یا چوتھے سال کے وعدے جلد سے جلد ادا ہو جاویں۔ کیونکہ جس قدر رقم جلد اکٹھی ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ خدمت دین میں فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ تحریک جدید کی یہ کوشش ہے۔ کہ بیرونی مشنوں کو تین تین چار چار ماہ کے خرچ اکٹھے ادا کر دیئے جائیں۔ لیکن اس کا دارومدار احباب جماعت کے وعدوں کی جلد ادائیگی پر ہے۔ امید ہے دوست اپنے اوپر تنگی برداشت کرتے ہوئے بھی جلد سے جلد وعدے ادا فرمائیں گے تا مبادا تحریک جدید کے لئے غیر ممالک میں مالی تنگی پریشانی کا موجب بن کر تبلیغ میں روک نہ ہو۔ (نائب وکیل المال تحریک جدید)

ضلع گوجرانوالہ کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کے پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ مورخہ ۲۷ جون بروز اتوار مسجد احمدیہ میں ۱/۲ ۲ بجے بعد دوپہر تمام ضلع کی میٹنگ ہو گی۔ اس میں شامل ہونے کے لئے اپنی جماعت کی طرف سے ایک ایک نمائندہ بھیجدیں۔ جو کہ یہاں آ کر اپنی جماعت سے پوچھنے کے بعد مشورہ دے کہ آیا تمام ضلع کے مشترکہ تبلیغی جلسے ان حالات میں کیا جاوے

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

متصلی ولد پیرا قوم جٹ سکنہ محبت پور — تحصیل پھالیہ

بنام

رام چند - ہنسراج - جونی لال پسران جگت رام - لاجونتی بیوہ دیسراج - اوم پرکاش ولد ملکھراج - جیون مل ولد بھولا لال اقوام کھتری سکنہ محبت پور - تحصیل پھالیہ

دعوےٰ فک الرہن موازی ۱۳ کنال رقبہ محبت پور

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہم چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلے گئے ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہری کرائی جاتی ہے کہ اگر انہیں کوئی عذر فک الرہن میں ہو۔ تو اصالتاً وکالتاً یا بذریعہ مختار مورخہ ۳/۸/۴۸ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کاروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۱۵/۶/۴۸

دستخط حاکم

مہر عدالت

اجلاس صاحب بہادر افسر مال ضلع گجرات بہ اختیارات اسپیشل کلکٹر

غوث محمد ولد حاجی قوم جٹ سکنہ خلاص گڑھ - تحصیل گجرات

بنام

میلا رام - پرمانند - بدھ پرکاش پسران گنگا رام - بشمبرداس ولد سنت رام - تاراچند - کرپارام دھنپت رام پسران گھسیٹا مل قوم کھتری سکنہ جلال پور جٹاں - تحصیل گجرات

واگذاری اراضی مرہونہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہم چونکہ سکونت چھوڑ کر مشرقی پنجاب کو چلے گئے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں فک الرہن میں کوئی عذر ہو۔ تو اصالتاً۔ وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر عدالت ہذا ہو جائیں۔ بصورت عدم حاضری کاروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

سماعت کے لئے تاریخ پیشی ۳/۷/۴۸ مقرر کی گئی ہے۔

دستخط حاکم:-

مہر عدالت

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول - ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج صاحب درجہ اوّل سرگودہا

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۲۴۷

محمد حیات ولد پیر بخش ذات بھٹی سکنہ سلہانی تحصیل بھلوال مدعی

بنام

محمد بخش وغیرہ مدعا علیہم

دعوےٰ دخلیابی بذریعہ فک الرہن اراضی تعدادی ۱۴ کنال واقع موضع سلہانی تحصیل بھلوال بہ ادائیگی مبلغ ۳۱۵۰/- روپے

بنام محمد بخش ولد اللہ بخش قوم شیخ اوان - شیر محمد ولد سی محمد قوم تلوکر - لی ولد قادر بخش قوم تلوکر غلام محمد - محمد یوسف - حیات محمد - دوست محمد - خوشی محمد - خیر محمد پسران رکن دین اقوام شیخ اوان - بدری کرن دیال کمار - رنو کمار پسران بخت اے - سورج بھان - راجندر ناتھ - سو دلمار پسران کشوری لال اقوام اروڑہ سکنہ شاہ پور - عالم دین - مولا بخش پسران محمد امین اقوام شیخ اوان سکنہ سلہانی - فضل دین - عبد الحکیم محمد امین پسران الہ جوایا اقوام خواجہ سکنہ جھاوریاں - رام آسرا - جوہر مل رام لال پسران صاحب تہل قوم اروڑہ گلانی سکنہ کوٹ کمبو تحصیل خدا پور مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مدعا علیہم مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکور ۱۳ ماہ جولائی ۱۹۴۸ء کو مقام سرگودہا حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۸ ماہ جون ۱۹۴۸ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم

8500 RRECIOUS GEMS

۸۵۰۰ اقوال زریں

بفضل خدا تعالیٰ خاکسار نے حال ہی میں ۸۵۰ صفحے کی ایک انگریزی کتاب شائع کی ہے۔ اس میں ۷۰۰ مختلف مضامین ہیں۔ ان کے متعلق مشہور غیر مسلم مصنفین کے اقوال کے علاوہ صدہا قرآن شریف کے احکام سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی احادیث حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح الموعود اور دوسرے بزرگان دین کی تحریرات شامل ہیں جس سے اسلام کا عظیم الشان مذہب ہونا اور اس کی تعلیم کا اعلیٰ وارفع ہونا صاف آشکار ہو جاتا ہے۔ اکثر غیر مسلم اسلام سے نفرت رکھتے ہیں اس لئے وہ اسلامی کتب نہیں دیکھتے مگر یہ کتاب وہ شوق سے منگواتے ہیں اس ضخیم ۸۵۰ صفحے کی خوبصورت مجلد تبلیغی کتاب کی قیمت چھ روپے ہے مگر اس زمانہ میں چونکہ تبلیغ کی خاص ضرورت ہے۔ اس لئے ہمارے ایسے احباب جو خود بھی پڑھیں گے اور دوسروں کو پڑھنے کے لئے دیں گے یا فروخت کرینگے یا اپنے ارد گرد کی لائبریریوں کو تحفتہً دیکر اپنا تبلیغی فرض ادا کرنے کی کوشش کریں گے ان کو یہ کتاب نصف قیمت یعنی صرف تین روپیہ میں پہنچا دی جائیگی انشاءاللہ

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

درخواست دعا

میرا نوجوان لڑکا عزیزی نورعلی ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے احباب جماعت عموماً اور درویشان قادیان خصوصاً عزیز مذکور کے لئے دعا فرمادیں

خاکسار حکیم یوسف علی فلیمنگ روڈ لاہور

حب ہمزاد شین سے بنی ہوئی ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دیتی ہیں جوڑوں کے درد۔ ل بیدر کمزوروں کیلئے بیحد مفید ہیں (ایک ماہ کا کورس بارہ روپے) ۱/۳

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۸۹ نمبر ۴۸ لاہور

ضروری اعلان

ایک باغ پختہ ثمردار مکمل ہو چکا سات آٹھ سال کے درمیان جو امسال کثیر ثمر رکھتا ہے

اقسام مالٹا سرخ۔ واشنگٹن۔ نیول گریپ فروٹ لیموں۔ سنگترہ رقبہ پچاس ایکڑ بر لب پختہ سڑک ریلوے سٹیشن بھلوال سے نصف میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسکے ثمر ۱۹۴۸ء کیواسطے ٹنڈر مطلوب ہیں خواہشمند ٹھیکیداران مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں یا موقعہ پر آکر ٹنڈر دیں:-

زر اجارہ بہ سہ اقساط تاریخ ہائے اقساط کا فیصلہ بالمشافہ ہو سکتا ہے۔ ۶/۷

مینیجر نون فارم ڈاکخانہ بھلوال ضلع سرگودہا

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بےنظیر تحفہ

سرمہ نور

(رجسٹرڈ) فی تولہ دو روپیہ چھ ماشہ ایک روپیہ

اور دیگر ادویات ملنے کا پتہ

مرزا محمد حیات مینیجر شفاخانہ رفیق حیات سرائے بھابڑیاں مکان نمبر ۱۷۶۱/۱۰۷ شہر سیالکوٹ ۳/۸

دس اُردو تبلیغی رسالے دو روپیہ میں

(۱) خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان پیغام (۲) ملفوظات امان زمان (۳) مسلمانوں کی ترقی کی ایک ہی صحیح راہ جو حضرت امیر المومنین کا خطبہ ہے (۴) احمدیت کے متعلق پانچ سوالوں کا جواب از حضرت امیر المومنین (۵) نماز مترجم (۶) اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں (۷) دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ (۸) ہر انسان کو ایک پیغام (۹) احمدیت کے خلاف اعتراضات کے جوابات (۱۰) تمام جہان کو چیلنج معہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے انعامات :- عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

دہلی کی پرانی اور مشہور دکان

سونے اور چاندی کے ہر قسم کے خوبصورت تحفے آپ کے لئے موجود ہیں۔ ذخیرہ شمار برتن دیدہ زیب زیورات و جواہرات کے لئے

شیخ محمد احمد اینڈ سنز جوہری مالکان دہلی موڈرن جیولری ہاؤس ۳۴ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور پر تشریف لائیے

(سابقہ دریبہ کلاں دہلی)

اب - دہلی - نہیں - لاہور

مایوس بیماروں کی امیدگاہ ہے اندرون شہر کی تمام طبی ضروریات کیلئے علامہ حکیم محمد احمد بھلوی ماہر نبض کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں نوٹ:- پہنچ دہلی ... شفاخانہ ...

ریاست حیدرآباد سے حکومت برطانیہ کی افسوسناک بدعہدی

آج سابقہ مواعید کی انوکھی تشریح کی جارہی ہے

دارالعوام میں مسٹر چرچل کی تقریر

لندن ۲۳ جون۔ آج برطانوی دارالعوام میں سابق وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل نے یہ تجویز پیش کی کہ ریاست حیدرآباد اور حکومت ہندوستان کے مابین تنازعہ کو ختم کرانے کے لئے حکومت برطانیہ ثالثی خدمات کی پیشکش کرے۔ نوآبادیاتی امور کے سیکرٹری مسٹر نیول بیکر نے یہ درخواست مسترد کرتے ہوئے کہا۔ حکومت کو اب بھی یہ توقع ہے۔ کہ ہندوستان اور حیدرآباد کی گفت وشنید کامیابی پر منتج ہوگی۔ اور تمام فیصلہ طلب امور کے بارے میں فریقین میں دوستانہ سمجھوتہ ہو جائیگا۔ مسٹر نیول بیکر نے کہا مسٹر چرچل کو علم ہوگا کہ گذشتہ ماہ نومبر میں ہندوستان اور حیدرآباد میں ایک سال کا معاہدہ ہوا تھا۔ اب حکومت برطانیہ کے پاس ایسی کوئی اطلاع نہیں جس سے یہ باور کیا جاسکے کہ یہ معاہدہ ختم ہو گیا ہے۔ میری رائے میں ثالثی خدمات کی پیشکش سے سمجھوتہ کے امکانات زیادہ روشن نہیں ہو سکیں گے"۔

مسٹر چرچل نے کہا۔ کیا حکومت ان مواعید کو فراموش کر چکی ہے۔ جو وزیر اعظم نے ایک کروڑ اٹھاون لاکھ نفوس پر مشتمل ریاست حیدرآباد سے کئے تھے اور جن میں کہا گیا تھا کہ حیدرآباد کو پاکستان یا ہندوستان سے الحاق کا اختیار ہوگا۔ کیا اب ریاست حیدرآباد برطانوی تاج کے ماتحت علیحدہ نوآبادی کا درجہ حاصل نہیں کر سکتی؟

مسٹر نیول بیکر نے جواب دیا۔ مسٹر چرچل مجھ سے یہ توقع نہ کریں۔ کہ میں وزیر اعظم کے سابقہ بیان پر کوئی تبصرہ کروں گا۔ اس بیان کا ملخص یہ تھا کہ یہ ریاستیں آزاد ہو جانے پر جغرافیائی اعتبار سے ہندوستان کا حصہ ہوں گی۔ اور یہ امر انتہائی نامناسب ہوگا۔ کہ برطانوی تاج سے قطع تعلق کے بعد یہ ریاستیں باقی ماندہ ہندوستان سے کٹ کر جزیرے بن جائیں۔ وزیر اعظم نے اس وقت یہ توقع ظاہر کی تھی کہ ریاستیں بالآخر کسی نہ کسی نوآبادی ہندوستان یا پاکستان میں شامل ہو جائیں۔

مسٹر چرچل نے کہا اس وقت ایوان کو یہ یقین دلایا گیا تھا کہ حیدرآباد اور کشمیر کو نئی نوآبادیات سے الحاق یا ان سے کامل علیحدگی اختیار کرنے کا اختیار ہوگا۔ اب ان مواعید کی انوکھی تشریح کی جارہی ہے"۔

مسٹر نیول بیکر نے کہا۔ میرا خیال ہے۔ مسٹر چرچل کو بھی اس امر کا اعتراف ہوگا۔ کہ برطانوی حکومت کو اس معاملہ میں دخل اندازی کا "اختیار" حاصل نہیں۔ ہندوستان اور حیدرآباد نے مل کر رہنا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ وہ یہ معاملہ پر امن طریق سے سلجھا لیں گے۔

مسٹر چرچل نے کہا "میں اختیار" کے معاملہ کا ذکر نہیں کر رہا۔ میں فرائض و مواعید کا ذکر کر رہا ہوں"۔ دنالیاں، مسٹر بیون نے کہا۔ "ہم پر اس معاملہ میں کوئی فرض عائد نہیں ہوتا"۔

میجر گائی لائڈ کے سوال پر مسٹر نیول بیکر نے کہا۔ کہ لارڈ ماونٹ بیٹن نے حیدرآباد کا مسئلہ سلجھانے کے لئے جو کوششیں کی ہیں وہ برطانوی حکومت کی طرف سے نہیں بلکہ حکومت ہندوستان کے آئینی حاکم اعلےٰ کی حیثیت سے کی ہیں۔

قومی جھنڈے کا استعمال

نئی دہلی ۲۴ جون حکومت ہند کا ایک اعلان مظہر ہے آزادی کی جدوجہد کے دوران ہمیں چھا مناسب معلوم ہوتا تھا کہ قومی جھنڈے کی نمائش ہر وقت کی جائے۔ لیکن جب کہ اب ہم کو آزادی مل گئی ہے۔ اب اس کی نمائش پر خاص قواعد و پابندیاں عائد کی جانی ضروری ہیں۔ یہ جھنڈا قومی نشان ہے۔ اور اس کی کسی صورت میں بے حرمتی اور بے عزتی خواہ مخواہ نمائش کر کے نہ کی جائے۔ حکومت ہند نے عمارتوں اور کاروں پر قومی جھنڈے کے نمائش کے قواعد تشکیل کئے ہیں۔

ایران میں نئی وزارت قائم ہوگئی

طہران ۲۴ جون کل ایران کے نئے وزیر اعظم ابوالحسین حاضر نے ایرانی مجلس ملی کے سامنے اپنے رفقائے وزارت کے نام پیش کئے۔ یاد رہے کہ سابقہ وزارت دو ہفتے ہوئے مستعفی ہوگئی تھی نئی وزارت میں موسیٰ نوری اسفندیاری وزیر خارجہ، خلیل فہمی وزیر داخلہ، امان اللہ اردلان وزیر خزانہ، جنرل امیر احمدی وزیر جنگ، نادر آراستہ وزیر مواصلات، ڈاکٹر اقبال وزیر تعلیم، جاوید بوشہری وزیر زراعت، نظام المعنی وزیر انصاف، ڈاکٹر ادہم وزیر صحت اور فخر الدین شمیدان کو معاشیات قومی کا وزیر مقرر کیا گیا ہے۔

یہودیوں کی دہشت پسند جماعتوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی

تل عفیف ۲۴ جون۔ یہودیوں کی دو دہشت پسند جماعتوں ارگون زوائی لیومی اور ہگانہ کے حامیوں میں جو چپقلش کچھ دن سے جاری تھی وہ اب نازک صورت اختیار کر گئی ہے تل عفیف کا تمام شمالی ساحلی علاقہ اس لڑائی کی لپیٹ میں آگیا ہے کل ہگانہ کے دستوں نے ارگون زوائی لیومی کے ایک اسلحہ خانہ اور ایک جہاز کو نذر آتش کر دیا۔ ارگن لیومی کے دستوں نے آدھی رات گئے ایک ہزار ہ سو بیس یہودیوں کو غیر قانونی طور پر فلسطین میں داخل کرنے کی کوشش کی ہگانہ کے دستوں نے اس کوشش کو ناکام بنانے کے لئے ساحلی علاقہ کا محاصرہ کر لیا۔ اس پر فریقین میں جنگ شروع ہوگئی جو تمام دن جاری رہی یہودیوں کو لانیوالے جہاز کو آگ لگا دی گئی۔ بعد ازاں ارگن زوائی لیومی کے ایک اسلحہ خانہ کو آگ لگا دی گئی جس سے تمام شہر میں دھواں بھر گیا

دہلی ریلوے اسٹیشن پر آتشزدگی

دہلی ۲۴ جون کل رات گئے لوہاری دروازے کے قریب ریلوے کے ایک ساکن ڈبے کو جس میں اسپرٹ کے ۸۰ ڈرم تھے آگ لگ گئی آگ لگتے ہی بہت زبردست دھماکا ہوا۔ اور شعلے اتنے بلند ہوئے کہ ۵ میل سے دکھائی دینے لگے۔ چار اسٹیشنوں سے فائر انجن منگائے گئے مگر وہ صرف آگ کو پھیلنے سے روکنے میں کامیاب ہو سکے آگ ڈیڑھ گھنٹہ فروزاں رہنے کے بعد بجھ گئی کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ البتہ ڈبہ خاکستر ہو کر رہ گیا

پاکستان اور ہندوستان کے مراسم خوشگوار بنانے کی کوشش

پٹنہ ۲۴ جون۔ ہندوستان اور پاکستان کے ذی فہم لوگوں کی ایک کانفرنس ۱۹ جولائی کو سر سلطان احمد کی زیر صدارت پٹنہ میں منعقد ہو رہی ہے اس کانفرنس میں بین المستعمراتی تعلقات کو خوشگوار بنانے کی تدابیر سوچی جائینگی توقع ہے کہ پاکستان کے ہائی کمشنر متعینہ دہلی مسٹر اسمٰعیل بھی کانفرنس میں شرکت فرمائیں گے کانفرنس میں شرکت کیلئے تمام مدعوئین کو دعوتنامے بھیجے جاچکے ہیں

دوجانہ کو ضلع رہتک میں ملا دیا گیا

دوجانہ ۲۴ جون اعلان کیا گیا ہے کہ ریاست دوجانہ کو انتظامی مقاصد کے لئے ضلع رہتک کے علاقہ میں شامل کر لیا گیا ہے ریاستی محکمہ نے حکومت مشرقی پنجاب کو اس ریاست کی حکومت کے اختیارات سونپ دئے ہیں۔

حیدرآباد میں امور خارجہ کا سیکرٹریٹ

حیدرآباد ۲۴ جون حضور نظام کی منظوری سے ایکسٹرنل افیئرز سیکرٹریٹ قائم کیا گیا ہے اس دفتر میں وہی کام ہوگا جو دوسرے ملکوں میں وزارت امور خارجہ کے ماتحت ہوتا ہے یہ نیا سیکرٹریٹ درحقیقت بعض سابقہ شعبوں کو ملا کر تشکیل کیا گیا ہے وہ شعبے پہلے ریذیڈنسی سے متعلق امور اور آئینی معاملات یا دستوری اصلاحات سے متعلق تھے۔

بمبئی ۲۴ جون حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل مسٹر کے ایم منشی جو اس وقت بمبئی میں ہیں ایک دو دن تک حیدرآباد روانہ ہو جائیں گے۔

حیدرآباد کی سرحد پر ہندوستانی باشندوں کی غنڈہ گردی

حیدرآباد ۲۴ جون کل دولت آصفیہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا تھا۔ کہ موضع مالنور ضلع گلبرگہ میں سرحد پر جو حادثہ ہوا تھا۔ اس کی ذمہ داری ہندوستانی باشندوں پر عائد ہوتی ہے حکومت نظام اور حکومت ہند کے تحقیقاتی افسروں کی مشترکہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستانی ہجوم حیدرآباد کی حدود میں گھس آیا۔ جس پر ریاست کی سرحدی پولیس کا مل ڈیڑھ گھنٹہ کی گولہ باری کے بعد مفسدوں کو مار بھگایا۔ مقتولوں میں ہندوستان کے پانچ باوردی سپاہی اور ایک حیدرآباد کا مفرور کانگرسی رہنما بھی ہے۔ حیدرآباد میں ہندوستانی ایجنٹ جنرل کے سیکرٹری نے ایک بیان میں حکومت حیدرآباد کے مذکورہ بالا بیان سے اختلاف کرتے ہوئے تحقیقاتی کاروائی کو یکطرفہ قرار دیا ہے۔

اسرائیل اور امریکہ میں سفیروں کا مبادلہ

واشنگٹن ۲۴ جون۔ صدر ٹرومین نے کل رات امریکہ اور خود ساختہ اسرائیلی حکومت کے درمیان سفیروں کے باہمی تبادلے کا اعلان کیا۔